حیاتِ اعلیٰحضرت
۱۹۳۸ء
مظہر المناقب
جلد اوّل
از ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ
یہ کتاب مختلف حصوں میں مفت تقسیم کی جارہی ہے۔
بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔
مرکزی مجلس رضا

سِلسلۂ اشاعت نمبر ۹۲ سال طباعت ۱۹۹۲ء

حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل (۱)

از ملک العُلماء مولانا ظفر الدّین صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کتاب مختلف حصّوں میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے،
بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

مرکزی مجلسِ رضا

نعمانیہ بلڈنگ ○ ٹکسالی گیٹ ○ لاہور

بالهدی ودین الحق ارسله صلی الله تعالیٰ علیه وعلی آله وصحبه اجمعین وبارک
وسلم قال الله تعالیٰ فی القرآن الحکیم بسم الله الرحمن الرحیم ۝ الحمد لله رب العلمین ۝
الرحمن الرحیم ۝ ملک یوم الدین ۝ ایاک نعبد وایاک نستعین ۝ اهدنا الصراط
المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیهم ۝ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ۝ آمین
حضرت عزت جل جلاله اپنی کتاب کریم و ذکر حکیم میں اپنے بندوں پر اپنی رحمت تامه گسترده فرما
اور اون کو اپنے دربار تک وصول کا طریقه بتاتا ہے یه سورۂ مبارکه رب العزت تبارک وتعالیٰ
نے اپنی کتاب میں بندوں کو تعلیم فرمائی اور خود اون کی طرف سے ارشاد ہوئی ابتدا اوس کی
اور تمام سور قرآن عظیم کی بسم الله الرحمن الرحیم سے فرمائی گئی اول حقیقی الله عز وجل
ہے هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء علیم ۝ بظاہر یه معلوم ہوتا ہے
که ابتدا اسم جلالت الله سے ہونی چاہیے تھی که الله الرحمن الرحیم مگر ابتدا یوں فرمائی گئی بسم الله الرحمن الرحیم
وجه اول حقیقی الله کا علم ذات ہے که ذات واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمالیه پر دال ہے اوس سے پہلے لفظ اسم
کا لائے اور اوس پر بے کا حرف داخل فرمایا گویا اس طرف اشارہ ہے که الله اپنی
الوہیت وحدانیت وہویت میں بے غایت بے غایت ظہور سے بیغایت بطون میں ہے
بندوں کو اوس تک وصول محال کسی کی عقل کسی کا وہم کسی کا خیال اوس تک نہیں پہنچتا
جس کا نام الله ہے وہ پاک ومنزہ ہے اس سے که اوس تک فکر ووہم کا وصول
ہوسکے ایسی مخفی و باطن شئے تک وصول کے لیے علامت درکار ہے اور اسم کہتے ہیں
علامت کو جو دلالت کرے ذات پر تو اسم الله ذریعه ہوا اوس کا اور اسم جبکه نام ٹھہرا
اوس شئے کا جو دلالت کرنے والی ہے ذات پر ذات پاک ہے اس سے که اوسے کسی
چیز کی حاجت ہو ضرور ہے که ذات پر دلالت کرنے کے لیے تین چیزیں ہونی چاہئیں
ایک ذات ہو دوسرا اوس کا غیر ہو تیسرا بیچ میں کوئی واسطه ہو جو دلالت کرے اوس
غیر کو اوس ذات کی طرف وہ ذات ذات الہی ہے وہ غیر یه تمام عالم مخلوقات اور
اسم الله که الله پر دلالت کرنے والا ہے وہ محمد صلے الله تعالیٰ علیه وسلم ہیں تو گویا ابتدا
ہی نام پاک سے کی گئی یعنے نام پاک سے پہلے نام حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

کالایا جاتا ہے کہ ذریعہ وصول ہوئے اسم اللہ تمام مخلوقات کے لیے تو ازل سے ابد
تک وجود میں لائی گئی ذات اقدس کی طرف دال ہے اس واسطے کہ تمام جہاں کو اللہ
کی طرف حضور ہی نے ہدایت فرمائی حضور ہی ہادی ہیں مخلوق الٰہی کے یہاں تک کہ انبیاء
کرام و مرسلین عظام کے بھی ہادی ہیں تو حضور کے سوا جتنے ہادی دلالت مطلقہ سے موصوف
نہیں ہو سکتے کہ اونھوں نے تمام مخلوق کو دلالت کی اون کو کسی نے دلالت دی ہو ایسا
نہیں وہ اگر امتوں کے دال ہیں تو حضور کے مدلول ہیں دلالت مطلقہ خاص حضور اقدس
ہی کے لیے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خیر کو اللہ کی طرف جس نے دلالت کی وہ
محمد رسول اللہ ہیں صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی ہیں کچھ تو وہ ہیں جو اللہ سے کچھ علاقہ
نہیں رکھتے کچھ وہ ہیں جو علاقہ رکھتے ہیں وسائط کے ساتھ مگر دوسرا اون سے علاقہ
نہیں رکھتا مہدی ہیں ہادی نہیں یعنی ہادی بالذات نہیں اگرچہ بالواسطہ ہادی ہوں اور حضور
اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الاطلاق ہادی و مہدی ہیں کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل
حرف حرف تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ فعل مسند ہوتا ہے مگر مسند الیہ نہیں ہوتا اسم مسند بھی ہوتا
ہے مسند الیہ بھی ہوتا ہے تو جو ذات الٰہی سے بیعلاقہ ہیں وہ حرف کہ ومنھم من یعبد اللہ
علی حرف فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی
وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین ہ کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ
کو پوجتے ہیں کنارے پر تو اگر بھلائی پہنچ گئی تو مطمئن رہے اور اگر کوئی آزمائش ہوئی تو کنارہ
پر کھڑے ہی ہیں فوراً ایک قدم میں بدل گئے پلٹ گئے اون کو دنیا و آخرت دونوں
میں خسارہ ہوا اور یہی کھلا خسارہ ہے تو یہ نہ مسند ہیں نہ مسند الیہ کہ حرف ہیں اور وہ جو خود
ذات الٰہی سے علاقہ رکھتے ہیں مگر بالذات اون سے دوسرا علاقہ نہیں رکھتا وہ تمام
مومنین و ہادین ہیں کہ مسند ہیں مگر بالذات مسند الیہ نہیں وہ فعل ہیں حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کریم بیشک مسند و مسند الیہ بالذات و بے وساطت ہے تو حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم ہیں کہ ان کو اپنے رب سے نسبت ہے اور سب کو ان سے نسبت
ہے اور یہی شان ہے اسم کی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

اسم کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ اوس پر حرف تعریف داخل ہو اور تعریف کی حد ہے حمد
اور حمد کی تکثیر ہے تحمید اور اوسی سے مشتق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی بار بار
اور بکثرت تعریف کیے گئے حمد کیے گئے تو مخلوقات میں تعریف کے اصل مستحق نہیں مگر حضور
اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہی اصل جملہ کمالات ہیں جس کو جو کمال ملا ہے وہ حضور
ہی کے کمال کا صدقہ اور ظل اور پرتو ہے امام سیدی محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ
ہمزیہ میں عرض کرتے ہیں۔

كيف ترقى رقيك الانبياء ۔ يا سماء ما طاولتها سماء

لم يساووك في علاك وقد حا ۔ ل سنا منك دونهم وسناء

انما مثلوا صفاتك للنا ۔ س كما مثل النجوم الماء

انبیا حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ترقی کیسے پا سکیں۔ اے وہ آسمان جس سے
کوئی آسمان بلندی میں مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ وہ حضور کے مراتب بلند کے قریب نہ پہنچے
حضور کی رفعت و روشنی حضور تک پہنچنے سے اونہیں حائل ہو گئی ۔ وہ تو حضور کے صفات
کریمہ کا پرتو لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ جیسے ستاروں کی شبیہ پانی دکھاتا ہے ۔ حضور کی صفات
کو نجوم سے تشبیہ دی کہ وہ تو لا تعد و لا تحصی ہیں انبیاء کرام غایت المجلا ہیں مثل پانی کے
ہیں اپنی صفا کے سبب اون نجوم کا عکس لے کر ظاہر کرتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ
وبارک وکرم محمد ہوا کرتی ہے مقابل کسی صفت کمال کے اور تمام صفت مخلوقات میں خاص
ہیں حضور کے لیے باقی کو جو ملا ہے حضور کا عطیہ و صدقہ ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ المعطی عطا فرمانے والا اللہ ہے اور تقسیم کرنے والا میں۔
کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ کس چیز کا عطا فرمانے والا اللہ ہے اور کس چیز کے حضور قاسم ہیں ایسی
جگہ اطلاق دلیل تعمیم ہوتی ہے کونسی چیز ہے جس کا دینے والا اللہ نہیں تو جو چیز جس کو اللہ نے
دی تقسیم فرمانے والے اس کے حضور ہی ہیں جو اطلاق و تعمیم وہاں ہے یہاں بھی ہے جو
جس کو ملا اور جو کچھ بٹا اور بٹے گا ابتدائے خلق سے ابد الآباد تک ظاہر و باطن میں روح و جسم
میں ارض و سما میں عرش و فرش میں دنیا و آخرت میں جو کچھ ہے اوس سب کے بانٹنے والے

حضور ہی ہیں اللہ عطا فرماتا ہے اور ادن کے ہاتھ سے ملتا ہے اور ملے گا الی ابد الاباد لہذا مخلوقات
میں تعریف کے اصل مستحق بھی ہی ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم

اسم کا خاصہ ہے جر اور جر کے معنی کشش یعنی جذب فرمانا یہ خاصہ ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھینچنا دو طرح کا ہوتا ہے ایک بلا مزاحمت کہ جس کو کھینچا جائے۔ وہ کھینچ آئے دوسرا مزاحمت کے ساتھ کہ کھینچنے والا تو کھینچ رہا ہے اور یہ کھنچنا نہیں چاہتا ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انتم تتقحمون فی النار کالفراش وانا اخذ بحجزکم ھلم الیّ تم پروانوں کی مانند آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمہارا کمربند پکڑے کھینچ رہا ہوں کہ میری طرف آؤ یہ شان ہے جر کی یعنی کشش کی اسم نحوی کا خاصہ جر من حیث الوقوع ہے اور اسم اللہ کا من حیث الصدور ہاں جر اور افعال وکیفیات سے ناشی ہوتا ہے جن پر حروف جارہ دلالت کرتے ہیں وہ یہاں بروجہ اتم ہیں مثلاً (ب) کے معنی ہیں الصاق یعنی ملانا یہ خاص کام ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہ خلق کو خالق سے ملاتے ہیں یا (من) کہ ابتدائے غایت کے لئے ہے یہ بھی خاص ہے حضور ہی کے لیے یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ اے جابر تمام جہان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والہ وصحبہ وبارک وکرم ہر فضل ہر کمال تھا کہ وجود میں بھی ابتدا انھیں سے ہے صلی اللہ علیہ وسلم (الی) آتا ہے انتہا غایت کے لئے انتہائے کمال انہیں پر بلکہ ہر فرد کمال انہیں پر منتہی ہوتا ہے اول الانبیا بھی وہی رہیں اور خاتم النبیین بھی وہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم تلمسانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ایک بار جبرئیل امین حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور عرض کی السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن رب العزت نے قرآن عظیم میں اپنی صفت فرمائی ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم و اس غایت کے لحاظ سے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے فرمایا کہ یہ صفات میرے رب عزوجل کی ہیں عرض کی یہ صفات اللہ عزوجل کی ہیں اور اس نے حضور کو بھی ان سے متصف فرمایا اللہ نے حضور کو اول کیا تمام مخلوق سے پہلے حضور کے نور کو پیدا کیا اور اللہ نے حضور کو آخر کیا کہ تمام انبیا کے بعد مبعوث فرمایا اور

حضور کو ظاہر کیا اپنے معجزات بینہ سے کہ عالم میں کسی کو شک و شبہ کی مجال نہیں اور حضور کو باطن
کیا ایسے غایت ظہور سے کہ آفتاب اوس کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتا آفتاب اور جملہ انوار
اونھیں کے پرتو ہیں آفتاب میں شک ہو سکتا ہے اور اون میں شک ممکن نہیں فرض کیجئے کہ ہم نصف النہار
پر ایک روشن شرارہ آفتاب کے برابر دیکھیں جیسے اپنے گمان سے یقیناً آفتاب سمجھیں اور اس
کی دھوپ بھی دوپہر ہی کی طرح پھیلی ہو اور حضور فرمائیں کہ یہ آفتاب نہیں کوئی کرہ نار کا شرارہ
ہے یقیناً ہر مسلمان مصدق دل سے فوراً ایمان لائے گا کہ حضور کا ارشاد قطعاً حق و صحیح ہے اور
آفتاب سمجھنا میرے نگاہ و گمان کی غلطی صریح ہے آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ آفتاب مینوز معرض
خفا میں ہے اور حضور پر اصلا خفا نہیں آفتاب سے کروڑوں درجہ زیادہ روشن ہیں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ وبارک وسلم اور ان کا یہ غایت ظہور ہی غایت بطون کا سبب ہے اور
حضور کے بطون کی یہ شان ہے کہ خدا کے سوا حضور کی حقیقت سے کوئی واقف نہیں صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اعرف الناس یعنی سب سے زیادہ حضور کے پہچاننے والے اس امت
مرحومہ میں ہیں اسی واسطے اون کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے معرفت الہی وہ معرفت محمدیہ ہے صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جس کو ان کی معرفت زائد ہے اس کو معرفت الٰہی بھی زائد ہے صدیق اکبر جیسے
اعرف الناس کہ تمام جہاں سے زیادہ حضور کی معرفت رکھتے ہیں اون سے ارشاد فرمایا یا ابابکر لم
یعرفنی حقیقۃ غیر ربی اے ابوبکر جیسا میں ہوں سوائے میرے رب کے کسی اور نے نہیں
پہچانا باطن ایسے کہ سوائے خدا کے کسی نے اون کو پہچانا ہی نہیں اور ظاہر بھی ایسے کہ ہر ہر شئے
ہر ذرہ شجر حجر وحوش طیور حضور کو جانتے ہیں یہ کمال ظہور ہے صدیق اپنے مرتبہ کے لائق حضور
کو جانتے ہیں جبرئیل امین اپنے مرتبہ کے لائق پہچانتے ہیں۔ انبیاء مرسلین اپنے اپنے مراتب کے
لائق باقی رہا حقیقتہ اون کو پہچاننا تو اون کا جاننے والا اون کا رب ہے تبارک و تعالیٰ
اون کا بنانے والا اون کا نوازنے والا اون کی حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے
حصہ ہی نہیں رکھا بلا تشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اوس کے ساتھ ہے وہ
دوسرے کے ساتھ ہو اللہ تعالیٰ تمام جہان سے زیادہ غیرت رکھنے والا ہے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں ان سعدا لغیور

Butt

واناا غیر منہ واللہ اغیر منی سعد غیور ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیور،
کیونکر روا رکھے گا۔ کہ دوسرا میرے حبیب کی اُس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے اسی واسطے فرما لیا تھا،
ہے جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا ہم تو جو علم ہیام تسلوا عنہ بالعلم ہیں ہم تو کہتے ہیں۔
خواب ہی میں زیارت پر راضی ہیں انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی
حقیقت اقدس کے لحاظ سے اسی کے مصداق ہیں دنیا خواب ہے اور اس کی بیداری نیند
امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا لوگ
سوتے ہیں مریں گے جاگیں گے خواب اور دنیا کی بیداری میں اتنا فرق ہے کہ خواب کے بعد
آنکھ کھلی اور کچھ نہ تھا اور یہاں آنکھ بند ہوئی اور کچھ نہ تھا نتیجہ دونوں جگہ ایک جگہ ہے وما
الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۰ خواب میں جمال اقدس کی زیارت ضرور حق ہوتی ہے خود
فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رآنی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی جس نے
مجھے دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا پھر لوگ مختلف احوال و اشکال
میں دیکھتے ہیں وہ اختلاف اُن کے اپنے ایمان و احوال ہی کا ہے ہر ایک اپنے ایمان کے لائق
اُن کو دیکھتا ہے یونہی بیداری جتنے دیکھنے والے تھے سب اُس آئینہ حق نما میں اپنے ایمان
کی صورت دیکھتے تھے ورنہ اُن کی صورت حقیقیہ پر غیرت الٰہیہ کے ستر ہزار پردے ڈالے
گئے ہیں کہ اُن میں سے اگر ایک پردہ اُٹھا دیا جائے آفتاب جل کر خاک ہو جائے جیسے آفتاب
کے آگے ستارے غائب ہو جاتے ہیں اور جو ستارہ اُس سے قران میں ہو احتراق میں کہلاتا ہے
تو صحابہ کرام نے بھی خواب ہی میں زیارت کی نہ رب العزت کو کوئی بیداری میں دنیا میں دیکھ
سکتا ہے۔ نہ جمال انور حضور اقدس کو جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور انور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے شب معراج میں کہ رب العزت جل جلالہ کو بیداری میں دیکھا وہ دیکھنا دنیا سے
وراء تھا کہ دنیا ساتویں زمین سے ساتویں آسمان تک ہے۔ اور یہ رویت لامکان میں ہوئی تھی۔
بالجملہ اس وقت بھی ہر شخص نے اپنے ایمان ہی کی صورت دیکھی کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم آئینہ خدا ساز ہیں ابوجہل حاضر ہو کر عرض کرتا ہے ع

زشت نقشے کز بنی آدم شگفت